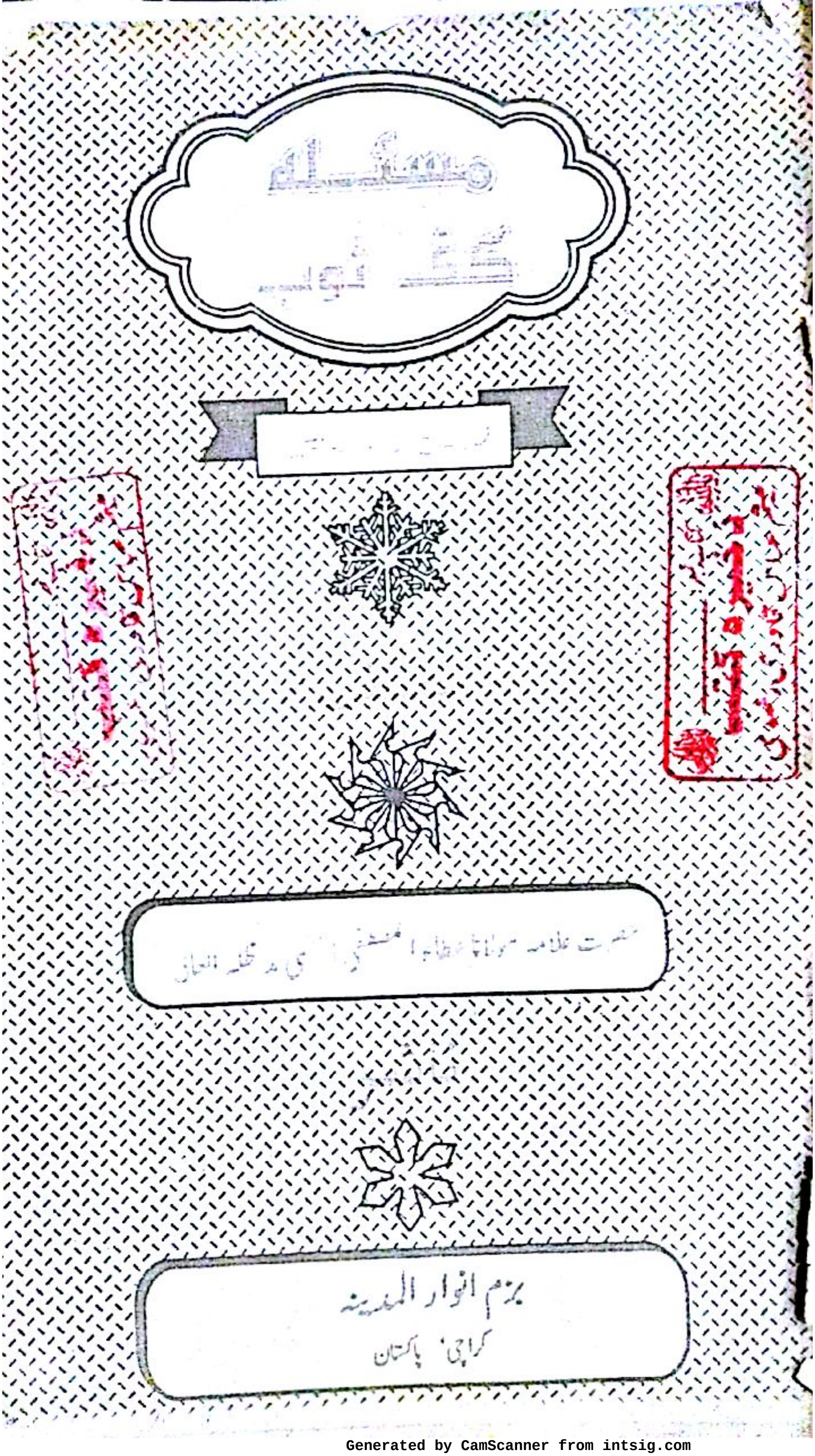

بزم انوار المدینہ
کراچی، پاکستان

Generated by CamScanner from intsig.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نام کتاب ——— کف ثوب

مصنف ——— تبیوصہ الشریعہ حضرت مولانا

عطاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ

ضخامت ——— 112 صفحات

تعداد ——— ۲۰۰۰

سن اشاعت ——— جولائی ۱۹۹۹ء

ہدیہ ——— دعائے خیر بحق سلوتحسین

ڈاک سے طلب کرنے والے حضرات چار روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور روانہ کریں

ناشر

بزم انوار المدینہ

کراچی پاکستان

بالله کتاب نمبر ———

ذخیرہ کتب

سید عباس قادری رضوی

Generated by CamScanner from intsig.com

مسئلہ کف ثوب ------ نماز ضائع کرنے سے بچیں

از

نبیرہ صدر الشریعہ عطاء المصطفیٰ اعظمی خادم دارالعلوم امجدیہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بسا اوقات شلوار لمبی ہو جاتی ہے تو بعض افراد کہتے ہیں اوپر سے گھرس لی جائے یا نیچے سے پائنچوں کو موڑ دیا جائے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ کا صحیح حل احادیث و فقہ کی روشنی میں بالتفصیل مع حوالہ کتب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور عوام کی مشکل کو دور فرمائیں۔

سائل محمد احترام الدین' سی۔ پی برار سوسائٹی کراچی

باسمہ تعالیٰ

الجواب بعون الملک الوہاب ۔ اللھم ھدایۃ الحق و الصواب۔مذکورہ سوال کی دو نوعیت ہیں ایک کپڑے کا ٹخنے کے نیچے تک لٹکنا جو کو فقہ کی اصطلاح میں اسبال کہتے ہیں اور دوسری صورت میں کپڑے کا چڑھانا' نیفے کی طرف سے گھرسنا یا پائنچے کی طرف موڑنا وغیرہ۔ اور اسی طرح آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں کف ثوب کہتے ہیں۔ حدیث اور فقہ کی رو سے یہ دونوں باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ پہلی بوجہ تکبر مکروہ تحریمی ہے اور دوسری مطلقاً جسے درست کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ حوالے سے پہلے چند تمہیدی کلمات ذہن نشین کر لیں۔

جب آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں تو گویا بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہو رہے ہیں کہ جس بارگاہ سے بڑھ کر کوئی بارگاہ نہیں۔ اس لئے اس بارگاہ میں انتہائی ادب کے

Generated by CamScanner from intsig.com

ساتھ آنا چاہئے۔ یوں نہیں کہ معلوم ہو کوئی گنوار آ رہا ہے۔ وہ ادب یہی ہے کہ لباس مناسب طریقہ سے پہنا ہوا ہو۔ جسے ایک موٹی سی مثال سے سمجھیں کہ آپ کسی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو ہر طرح درست اور ٹھیک ٹھاک کرتے ہیں۔ اپنے بدن کے لباس کو ہر طریقے سے سجاتے ہیں۔ آستین چڑھی ہوتی ہے تو سیدھی کر لیتے ہیں اور پائنچے وغیرہ درست کرتے ہیں اور اگر شلوار کا ایک پائنچا اوپر کو جا رہا ہو اور دوسرا نیچے کو تو اس کو بھی ٹھیک کرتے ہیں۔ تو جب ایک دنیا کی بڑی بارگاہ کے لئے اس قدر اہتمام کرتے ہیں تو جو ساری بارگاہوں سے اونچی بارگاہ ہے اس بارگاہ میں جارہے ہیں تو اس سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے نہ کہ اس کے برخلاف۔ بلکہ اس وقت کمال عاجزی اور انکساری ہونی چاہئے کیوں کہ اللہ کے محبوب، سرکار کائنات، دونوں عالم کے مالک و مختار محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں **اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک** تم اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو بے شک وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اور خود رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **و قوموا للہ قانتین** اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

غرض جو آپ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک طرف کا پائنچا اوپر ہوتا ہے اور دوسرا نیچے کو جا رہا ہوتا ہے۔ کپڑوں میں شکن بھی ظاہر ہوتی ہیں جسے آپ عام حالت میں بالکل پسند نہیں کرتے اور دوسری بات یہ کہ اتنی لمبی شلوار وغیرہ سلوانی ہی نہیں چاہئے کہ ٹخنے سے نیچے رہے کیوں کہ یہ صرف نماز کی حالت میں خرابی نہیں بلکہ عام حالت میں بھی اتنی ہی خرابی ہے جتنی نماز کی حالت میں ہے۔ کیوں کہ رسول اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ ہر حالت کو شامل ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔ حضور کا فرمان:

۱۔ **ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار**۔ بخاری شریف ص ۸۶۱ ج (۲)

۲۔ **عن ابی ذر عن النبی ﷺ انہ قال ثلثۃ لا یکلمھم اللہ و لا ینظر الیھم یوم**

Generated by CamScanner from intsig.com

القیٰمۃ و لا یزکیھم و لھم عذاب الیم قلت من ھم یا رسول اللہ فقد خابوا و خسروا فاعادھا ثلثا قلت من ھم یا رسول اللہ خابوا و خسروا قال المسبل و المنان و المنفق سلعتہ بالحلف الکاذب او الفاجر (ابو داؤد ص ۵۶۵، ج ۲)

۳.عن ابی ھریرہ ان رسول اللہ ﷺ قال لا ینظر اللہ یوم القیٰمۃ من جر ازارہ بطرا یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا جو تکبر کے ساتھ اپنی ازار زمین پر گھسیٹے۔ (بخاری شریف ۸۶۱ ج ۲)

4.سمعت عبد اللہ عن ابن عمر یقول قا رسول اللہ ﷺ من جر ثوبہ من مخیلتہ لم ینظر اللہ الیہ یوم القیٰمۃ فقلت لمحارب اذکر ازارہ قال ما خص ازارا و لا قمیصا۔ سیدنا شعبہ سیدنا محارب سے اور وہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تکبر کے ساتھ کپڑا گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا تو میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا ازار کا ذکر فرمایا تو محارب نے کہا کہ نہ ازار کا ذکر فرمایا نہ قمیص کا۔ (ص ۸۶۱ ج ۲ بخاری شریف)

(۵) عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال من جر ثوبہ من خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیٰمۃ فقال ابوبکر الصدیق یا رسول اللہ ان احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذالک منہ فقال النبی ﷺ لست ممن یصنعہ خیلاء بخاری ص ۸۶۰ جلد ۲)

یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے اپنا کپڑا تکبر سے لٹکایا اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا"

اس فرمان عالی شان کو سنتے ہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرا تہبند تو نیچے لٹک جاتا ہے جب تک میں اس کا خاص خیال نہ رکھوں۔ حضور

Generated by CamScanner from intsig.com

ﷺ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

پس اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اسبال یعنی کپڑے کے ٹخنے سے نیچے لٹکنے کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) بطور تکبر۔ (۲) بغیر تکبر۔

بصورت اول جو کہ حرام ہے اس میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ اور دوسری صورت میں مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل از راہ تکبر نہ تھا کیوں کہ ان کے شکم مبارک کی وجہ سے ازار نیچے سرک جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضور نے فرمایا لست منھم یعنی اے ابوبکر تم تکبرا کپڑے نیچے کرنے والے نہیں ہو۔

(۶)عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ جل ذکرہ فی حل ولا حرام۔ ابوداؤد ص ۹۳ ج ۱۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند کو لٹکائے اسے اللہ کی رحمت نہ حل میں ہے نہ حرم میں۔

(۷)عن ابی ھریرہ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ ﷺ اذھب فتوضاء فذھب فتوضاء ثم جاء ثم قال اذھب فتوضاء فذھب فتوضاء ثم جاء فقال لہ رجل یارسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضاء قال انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللہ جل ذکرہ لایقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ۔ابوداؤد ص ۹۳ ج ۱

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو۔ وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہوا کہ حضور نے اسے وضو کا حکم فرمایا۔ ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے نماز ادا کرے۔ یعنی تہبند اتنا نیچے ہو کہ ٹخنے چھپ جائیں اور وضو کا حکم

Generated by CamScanner from intsig.com

اس لئے دیا کہ یہ معصیت ہے اور وضو اس کا کفارہ ہے۔ واضح رہے کہ حضور نے اس موقعہ پر یہ نہیں فرمایا کہ اوپر یا نیچے سے موڑ لو۔

الغرض پائنچوں کا ٹخنے کے نیچے ہونا اگر تکبر کی نیت سے ہے تو حرام اور وہ حصہ بدن جہنم کی آگ سے نہ بچ سکے گا اور اس میں نماز مکروہ تحریمی بھی ہوگی اور اگر تکبر کی نیت سے نہیں تو مستحق عذاب و عتاب نہیں اور نماز بھی مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔

دوسری قسم یعنی کف ثوب جس کا لغوی معنی کپڑا موڑنا، جمع کرنا، ضم کرنا، ملانا۔

کما فی قولہ تعالیٰ الم نجعل الارض کفاتا○ الکفاۃ بمعنی الکف۔ عینی ص ۹۰ ج ۶

لیکن اصطلاح شرع میں کپڑے کا موڑنا اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا ہے۔ یہ فعل کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے بغیر تکبر کی نیت ہونے سے زیادہ قبیح و نقصان وہ ہے کہ پہلی صورت میں یعنی کپڑے بغیر تکبر کی نیت سے لٹکنے میں نماز مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہوگی اور کف ثوب کی صورت میں خواہ نیفے یا پائنچے کی طرف موڑے اور اسی طرح آستینوں وغیرہ کے موڑنے سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ حضور ﷺ نے کف ثوب کے سلسلے میں مطلق ارشاد فرمایا۔ کسی قسم کی وجہ ارشاد نہیں فرمائی۔ بخلاف اس کے کہ وہاں مکروہ تحریمی ہونے کے لئے وجہ بھی ارشاد فرمائی کہ اگر خیلاء یعنی تکبر کی نیت سے ہو تو نماز مکروہ تحریمی اور وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

کپڑے موڑنے اور اوپر سے گرنے کے متعلق
حضور ﷺ کے ارشادات

اس سے قبل بہت احادیث ذکر ہو چکی ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمائیں۔

امام بخاری نے بخاری شریف میں خاص اسی مسئلہ کے لئے ایک باب (باب

Generated by CamScanner from intsig.com

لاکف ثوبہ فی الصلوۃ متعین فرمایا۔ امام بخاری نے ایک حدیث نقل فرمائی۔

(۸)عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم لا اکف شعرا ولا ثوبا بخاری ص ۱۱۳ ج ۱۔ مسلم ص ۱۹۳ ج ۱۔ الترمذی ص ۶۶ ج ۱

وقال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ موڑوں۔

(۹) اسی سے ملتی ہوئی حدیث صحاح ستہ میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ لپیٹوں۔

ان احادیث کے تحت اپنے وقت کے عظیم المرتبت محدث شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

وعند ابی داؤد بسند جید رای ابو رافع الحسن بن علی رضی اللہ عنہما یصلی وقد غرز ضفیرتہ فی قفاہ فحلھا وقال سمعت النبی ﷺ یقول ذلک کفل الشیطان او قال مقعد الشیطان یعنی مغرز ضفرتہ و فی المعرفتہ رویتا فی الحدیث الثابت (عن ابن عباس انہ رای عبداللہ بن الحارث یصلی و راسہ معقوص من ورائہ فقام وراء فجعل یحلہ و قال سمعت النبی ﷺ انما مثل ھذا کمثل الذی یصلی وھو مکتوف) فثل الحدیث علی کراھتہ الصلاۃ و ھو معقوص الشعر ولا عقصہ وھو فی الصلاۃ لسنت صلاتہ والعقص ان یجمع شعرہ علی وسط راسہ و یشدہ بخیط او بصمغ لیتلبد واتفق الجمھور من العلماء ان النھی لکل من یصلی کذلک سواء تعمدہ للصلاۃ او کان کذلک قبلھا لمعنی اخر ص ۹۱ ج ۶ ابوداؤد ص ۹۳ ج ۱

یعنی ابوداؤد کے نزدیک کف ثوب کے مکروہ تحریمی ہونے میں بہت بہترین سند سے ایک روایت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ابو رافع صحابی رسول اللہ ﷺ نے امام حسن بن

Generated by CamScanner from intsig.com

علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زلفوں کو اپنی گردن پر جوڑا بنائے ہوئے نماز ادا کر رہے ہیں تو ابو رافع نے اسے کھول دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ یہ جوڑا شیطان کی مقعد ہے اور معرفہ میں ہم نے ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ اپنے بال کا جوڑا بنائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جوڑا کھولنے لگے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ یہ شیطان کی مقعد ہے۔ پس یہ حدیث اس حالت نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کیا جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور عقص کا معنی یہ ہے کہ اپنے بالوں یا کپڑے کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھ دیا جائے یا گوند سے چپکا دیا جائے۔ علماء جمہور کا اتفاق ہے کہ حضور کا منع فرمانا ہر اس نمازی کے لئے ہے جو اس طرح نماز پڑھے خواہ وہ جان بوجھ کر نماز ہی کے لئے ایسا یا پہلے ہی سے ایسا کئے ہوئے ہو۔ پس اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ کف ثوب اور کف شعر دونوں سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

اقوال فقہا و صالحین کرام

انہیں احادیث کریمہ کی روشنی میں تمام فقہائے کرام نے کف ثوب، کف شعر اور اسبال مع تکبر (تکبر سے پائنچے لٹکانا) کو مکروہ تحریمی فرمایا ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

(۱) در مختار میں ہے وکرہ کفہ ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل اور اس کے تحت علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں ای کما لو دخل فی الصلوۃ وھو مشمر کمہ او ذیلہ و اشار بذلک الی ان الکراھۃ لا تختص بالکف وھو فی الصلوۃ ص ۵۹۸ ج ۱ اور کف ثوب مکروہ ہے یعنی کپڑے کا اٹھانا اگرچہ کپڑا مٹی سے بچانے کے لئے کیا ہو جیسے آستین اور دامن موڑنا اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ

Generated by CamScanner from intsig.com

اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا۔ اور اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالت نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دوران نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ ہے۔

(۲) جوہرہ نیرہ میں ہے **ولا یکف ثوبہ وھو ان یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود قال علیہ السلام امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم لا اکف ثوبا ولا اعقص شعرا**۔اور اپنے کپڑے کو نہ موڑے اور کف ثوب یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے سے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھانا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹوں۔ ص ۸۱۔

(۳) صغیری شرح منیۃ المصلی میں ہے **ویکرہ ان یکف ثوبہ وھو فی الصلوۃ بعمل قلیل بان یرفعہ من بین یدیہ او من خلفہ عند السجود او یدخل فیھا وھو مکفوف کما اذا دخل وھو مشمر اکمہ والذیل او ان یرفعہ کیلا یتربہ**۔ ص ۱۸۹

(۴) عالمگیری میں ہے **یکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او لحیتہ او جسدہ وان یکف ثوبہ بان یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود کذا فی معراج الدرایۃ** ص ۱۰۵ ج ۱۔ کپڑے کا سمیٹنا مکروہ ہے خواہ وہ نماز میں عمل قلیل سے سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے کا کپڑا سمیٹنے یا نماز میں داخل ہوا اس حالت میں کہ اس کا دامن یا آستین مڑی ہوئی تھی یا مٹی سے بچانے کی غرض سے اٹھائے سب مکروہ ہے اور (مطلقاً مکروہ بول کر فقہاء مکروہ تحریمی مراد لیتے ہیں)۔

(۵) ہدایہ اور تبیین الحقائق میں ہے **ولا یکف ثوبہ لانہ نوع تجبر**۔(ھدایہ ص ۱۰۱ ج ۱۔ تبیین ص ۱۶۴ ج ۱) اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے کیوں کہ یہ غرور و تکبر کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وقوموا للہ قانتین یعنی اللہ کے حضور ادب اور عاجزی سے کھڑے ہو۔

ان احادیث اور فقہ کی عبارتوں سے تمام مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور جو نمازیں اس ہیئت میں ادا کی گئی

Generated by CamScanner from intsig.com

ہیں سب کو دوبارہ ادا کریں اور نام نہاد مسلمانوں اور مفتیوں اور مولویوں کے لئے بھی عبرت کا عظیم مقام ہے اور خواہ مخواہ انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ تمام ائمہ مساجد سے درخواست ہے کہ اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے مقتدیوں کو بھی عمل کی تلقین فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اعتراضات

(۱) اگر آستین آدھی سے کم مڑی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور آدھی سے زائد ہو تو مکروہ تحریمی (حالانکہ مطلق کف ثوب سے نماز مکروہ تحریمی ہونی چاہئے)

جواب.....بظاہر تو مطلقاً آستین موڑنا کف ثوب ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی مگر علامہ ابن عابدین شامی نے یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ نصف کلائی سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے اور نصف کلائی یا اس سے اوپر تک آستین مڑی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔ علامہ شامی نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ عام طور پر وضو کرنے کے بعد بے توجہی و لاپرواہی کی وجہ سے آستین تھوڑی مڑی رہ جاتی ہے۔ لہٰذا ابتلاء عام (عموم بلویٰ) کی وجہ سے کراہت میں تخفیف ہے۔

(۲) عقص کا معنی ہے بالوں یا کپڑوں کو سمیٹ کر یا اکٹھا کر کے کسی چیز سے باندھ دینا۔ جب کہ موڑنے اور گھرسنے میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس میں کف نہیں۔

جواب.....ادنیٰ سی عقل رکھنے والا آدمی جانتا ہے کہ باندھنے کا مقصود کیا ہوتا ہے۔ یہی ہوتا ہے کہ اس کو کسی بھی طریقے سے روکا جائے تو یہاں بھی ازار بند کے ذریعے روکتے ہیں اور پائنچے کف وغیرہ کی وجہ سے رک جاتے ہیں۔

(۳) بعض علماء و عوام اس بات کے قائل ہیں کہ یہ امر اگر نماز کی حالت (اندرون نماز) میں کیا جائے تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

جواب.....اس قسم کا قول کرنے والے سخت غلطی پر ہیں اور عوام الناس کو گمراہی میں مبتلاء کرنا ہے۔ بخاری شریف کی مذکورہ حدیث کے تحت علامہ بدرالدین عینی تحریر

Generated by CamScanner from intsig.com

فرماتے ہیں فان الجمہور کرھوا ذلک للمصلی سواء لعلہ لی الصلوۃ او قبل ان یدخل فیھا وعن الحسن البصری وجوب الاعادۃ لیہ ص ۹۱ ج ۶

یعنی جمہور علماء نے کف ثوب و شعر کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے خواہ یہ عمل اس کا نماز کے اندر ہو یا نماز شروع کرنے سے پہلے۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ اس طرح نماز ادا کرنے میں دوبارہ نماز پڑھنا لازم و ضروری ہو جاتا ہے بلکہ اس کے کچھ بعد تحریر فرماتے ہیں۔

لدل الحدیث علی کراھتہ الصلاۃ وھو معقوص الشعر ولو عقصہ وھو لی الصلاۃ فسدت صلاتہ العقص ان یجمع شعرہ علی وسط راسہ و یشدہ بخیط او بصمغ لیتلبد۔ ص ۹۱ ج ۶۔

پس یہ حدیث کپڑا یا بال موڑ کر نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ عقص کا معنی ہے اپنے کپڑوں یا بالوں کو ایک جگہ کر کے دھاگے سے باندھنا یا گوند سے چپکانا۔ اس کے علاوہ بہت سی فقہی عبارتیں اور حدیثیں پہلے بھی ذکر ہو چکی ہیں جو اس کے کف ثوب ہونے پر واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں۔ طوالت کی وجہ سے مزید ذکر کی حاجت نہیں۔

Generated by CamScanner from intsig.com

بزم انوار المدینہ

بزم انوار المدینہ ایک خالصتاً دینی تنظیم ہے جس کے زیر اہتمام عوام الناس کے لئے وقتاً فوقتاً دینی رسائل چھاپ کر مفت تقسیم کئے جاتے ہیں اس سے پہلے پردے کے متعلق کتابچہ مفت تقسیم کی جاچکی ہے زیر نظر کتاب بزم کی دوسری پیشکش ہے' دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں اس کام پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

بانی بزم انوار المدینہ	انچارج شعبہ نشرواشاعت
محمد جعفر نوید رضا قادری	بزم انوار المدینہ
جنرل سیکریٹری	محمد شاہد رضا قادری
محمد سلیم قادری	

محمد شاہد قادری رضوی
بانی رضویہ لائبریری
17 پوسل داس کمپاؤنڈ پکچر روڈ
نزد سونارا ہال موشی لین
کراچی-53 پوسٹ کوڈ 75660

Generated by CamScanner from intsig.com